20

رکعات تراویح

20/رکعات تراویح پر 20/احادیث

حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ الرحمہ

8/رکعات تراویح پر 20/سوالات

حضرت محدث اعظم علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ

بزمِ فیضِ رضا، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

نام رسالہ: .... بیس (۲۰) رکعات تراویح

مصنفین: .... حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ الرحمۃ

حضرت محدث اعظم علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمۃ

سن اشاعت: ...... رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

ناشر: .... بزم فیض رضا کراچی

bazmefaizeraza@yahoo.com

بیس (20) رکعات تراویح سنت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا خاتم النبین

انگریز کے ہندوستان (غیر منقسم برصغیر) میں وارد ہونے سے قبل اسلامیانِ ہند متفقہ عقائد کے حامل تھے۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد اقتدار سے محروم کئے گئے مسلمانانِ ہند پر نہ صرف سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی مظالم کی انتہاء کی بلکہ انہیں ان کے دین سے پھیر دینے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں بے شمار نئے فرقوں کو جنم دیا جن میں سے بعض آج تک یہود و نصاریٰ کی پشت پناہی کے سبب امت کیلئے ناسور بنے ہوئے ہیں۔

برصغیر میں انگریز کا پہلا شکار اور امت میں افتراق و انتشار کا بیج بونے والا رئیس المبتدعین اسماعیل دہلوی قتیل تھا۔ جس نے "تقویۃ الایمان" کے نام سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی خودساختہ توحید اور گمراہ کن افکار کو برصغیر میں فروغ دیا اور بنام وہابیت (دیوبندی نام نہاد حنفی اور غیر مقلد نام نہاد اہلحدیث) امت مسلمہ میں افتراق و انتشار کی آگ لگائی جو آج تک مسلسل بھڑک رہی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کے آنے سے پہلے دنیا میں کہیں بھی آٹھ (8) تراویح نہیں پڑھی جاتی تھی بلکہ بیس (20) رکعات تراویح ہی پڑھی جاتی تھی لیکن برطانوی سند یافتہ (Birtish Certified) فرقے نام نہاد اہلِ حدیث☆ کے بانی غیر مقلد مولوی اسماعیل دہلوی نے بے شمار فتنوں کے ساتھ یہ بھی ایک مسئلہ پیدا کیا جو آج تک غیر مقلدین کی ہٹ دھرمی

☆اس فرقے کے مشہور عالم محمد حسین بٹالوی (جسے یہ لوگ "وکیل اہل حدیث" کے لقب سے پکارتے ہیں) نے یہ نام باقاعدہ برٹش گورنمنٹ سے اپنے لئے الاٹ کرایا تھا۔ جس کی تفصیل محمد حسین بٹالوی کے رسالے "اشاعۃ السنۃ" کے 87-1886ء کے شماروں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

کے سبب فساد کا باعث بنا ہوا ہے۔

بیس (20) رکعات تراویح سے متعلق چند حقائق ملاحظہ فرمائیں۔

عام طور پر غیر مقلدین وہابیوں کی طرف سے ماہِ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی بیس (20) رکعات نمازِ تراویح کے مسئلے پر اعتراضات شائع ہونے لگتے ہیں جن کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیس (20) رکعات نمازِ تراویح پڑھنے والے تمام ہی حضرات بدعتی، گمراہ اور معاذ اللہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹانے والے ہیں کیونکہ ان کے بقول بیس (20) رکعات تراویح بدعت سیئہ ہے تو جو پڑھے گا وہ بدعتی قرار پائے گا ایسی صورت میں جمہور امت مسلمہ بشمول صحابہ وتابعین، اولیاء وعلماء رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب ان کے نزدیک معاذ اللہ بدعتی گناہ گار ہوئے جب کہ سید عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ''اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم'' ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ ایک مقام پر یہ فرمایا: ''علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین'' ترجمہ: تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔ شیخین کریمین کے متعلق تو یہ ارشاد فرمایا کہ: ''اقتدوا بعدی ابا بکر وعمر'' ترجمہ: میرے بعد ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی اقتدا کرو۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں واضح ہوا کہ جو گروہ امت کی طرف گمراہی کی نسبت کرے یا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اقتداء کو برا جانے اور خلفاء راشدین کی سنت کو بدعت قرار دے وہ یقیناً غیر ناجی گروہ ہے وہ آپ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی امت کا بدخواہ بالخصوص خلفاء راشدین علیہم الرضوان کا دشمن ہے۔

بیس (20) رکعات تراویح سے متعلق خود سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ احادیث مبارکہ میں یوں بیان ہوا ہے، سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس (20) رکعات (یعنی تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔'' محدث ابن جوزی ☆ علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب الوفا/صفحہ: ۵۰۸/

☆ محدث ابن جوزی کو غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث فرقے کے مقتدر عالم مولوی وحید الزماں نے اپنی کتاب ''ہدیۃ المہدی'' کے صفحہ نمبر ۷ پر اپنا امام اور رہنما تسلیم کیا ہے۔

جلد:۲ مطبوعہ مصر میں صلوٰۃ التراویح کا باب باندھ کر صرف یہی ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے جبکہ اس حدیث پاک کو امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے سنن کبریٰ/صفحہ:۴۹۶/جلد:۲ میں، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ماثبت بالسنۃ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ عزیزی/صفحہ:۱۱۹/جلد۱ میں بیان فرمایا ہے۔

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ماہِ رمضان میں لوگ بیس (20) رکعات تراویح پڑھتے تھے۔'' یہ روایت امام بیہقی نے سنن/صفحہ:۴۹۶/جلد:۲ میں اور امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصابیح میں اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ عزیزی/صفحہ:۱۲۰/جلد۱ میں روایت درج فرمائی ہے۔

یونہی اپنی امت سے متعلق سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحیح حدیث شریف میں فرمایا کہ: ''**لن تجتمع امتی علی الضلالة**'' ترجمہ: میری امت گمراہی پر ہرگز جمع نہ ہوگی۔ اور رکعات تراویح سے متعلق امت کے 2 عظیم ترین پیشواؤں کے اقوال ملاحظہ کیجئے۔

کروڑوں مسلمانوں کی عقیدتوں کے محور و مرکز حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے **ھی عشرون رکعة** وہ بیس رکعات ہیں۔ [غنیۃ الطالبین/صفحہ:۲۸۹]

پاک و ہند میں سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت اور تشہیر کرنے والی شخصیت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''وہ حکم جس پر اجماع ہوا ہے اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور تابعین حضرات اور علمائے کرام مابعد میں مشہور چلا آرہا ہے وہ بیس (20) رکعات تراویح ہے۔ [ماثبت بالسنۃ/صفحہ:۱۵۹]

آخر میں دو حوالہ جات غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے مستند و معتبر امام اور سردار کہلائے جانے والے علماء کے ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث فرقے کا مجدد اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنۃ/صفحہ:۲۲۰/جلد:۴ میں لکھتا ہے کہ: ''بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں بیس (20) رکعات تراویح پڑھا

کرتے تھے اسی طرح حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں پڑھا کرتے تھے۔"

دنیائے غیر مقلدین کی مشہور شخصیت مولوی ثناء اللہ امرتسری جن کو وہابی "سردار اہلحدیث" کے لقب سے یاد کرتے ہیں انہوں نے بھی اپنے رسالہ "اہلحدیث" امرتسر کے صفحہ ۱۳ پر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو فتویٰ درج کرتے ہوئے تحریر کیا: "بیس (20) رکعات تراویح پڑھنے والوں کو خلاف سنت کہنا اچھا نہیں ایسے امور میں اختلاف خواص ہے۔"

مزید برآں غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث سنی مسلمانوں کو بہکانے کیلئے ہر معاملے میں سعودی عرب کے وہابیوں کی مثالیں دیتے ہیں لیکن اس معاملے میں ان کے بھی مخالف ہیں کیونکہ حرمین شریفین میں آج بھی وہابی نجدی بیس (20) رکعات ہی تراویح پڑھتے ہیں۔

قارئین! ان چند حوالہ کے بعد اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ تمام بدمذہبوں کی صحبت سے بچیں، حدیث مبارکہ میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ: "اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ" ترجمہ: ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ [صحیح مسلم/صفحہ:۱۰/جلد:۱] ہر نئے اور بظاہر خوب صورت مگر دراصل شیطانی راستے نہ اپنائیں بلکہ صراط مستقیم پر قائم رہیں اور ہمیشہ اس پر قائم رہنے کی اپنے رب سے دعا بھی کریں کہ یہی حکم قرآن ہے: "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" ترجمہ: ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ اور جن پر احسان کیا وہ کون ہیں؟ قرآن مجید فرماتا ہے: "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا o" ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ (عزوجل) نے فضل کیا یعنی انبیاء (علیہم السلام) اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ (رضی اللہ عنہم)، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

معلوم یہ ہوا کہ سلف و صالحین کا طریق ہی قرآن کے نزدیک صراط مستقیم قرار ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے اسلاف کے عقائد و معمولات پر کاربند رہیں۔ جنہیں آج دنیا اہل سنت و جماعت سنی بریلوی کے نام سے پہچانتی ہے۔

اس مختصر رسالہ کی اشاعت کا مقصد حقیقت حال واضح کرنا اور صحیح العقیدہ سنی حنفی بریلوی

مسلمانوں کو گمراہوں کے دام فریب سے بچانا ہے۔ یہ رسالہ دو مختصر مضامین پر مشتمل ہے:

1......20/رکعات تراویح پر 20/احادیث

2......8/رکعات تراویح پر 20/سوالات

پہلا مضمون حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ الرحمہ کا ہے۔ جس میں آپ نے 20/رکعات تراویح کے ثبوت کے لئے 20/احادیث جمع کی ہیں۔ جبکہ دوسرا مضمون دراصل حضرت محدث اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ کا خط ہے جس میں آپ نے غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری سے (جو 8/رکعات تراویح کے اول قائلین میں سے تھا) یہ سوالات کئے تھے۔ یہ سوال ابتداً قیام پاکستان سے قبل ہفت روزہ الفقیہ امرتسر میں شائع ہوئے تھے اور جب سے اب تک بے شمار مرتبہ پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں شائع ہو چکے ہیں لیکن نہ تو مولوی ثناء اللہ امرتسری تا دم حیات ان سوالات کا جواب دے سکا اور نہ ہی آج تک کسی غیر مقلد کی ہمت ہوئی کے ان سوالات کے جواب دے۔ آج بھی دنیائے اہل حدیث کو چیلنج ہے کہ وہ ان سوالات کے جوابات دے کر اپنے پیشوا اور پورے فرقے کا قرض اتاریں اگر اتار سکیں تو!

جن سنی حنفی احباب کو غیر مقلدین بیس (20) تراویح کے مسئلہ میں تنگ کرتے ہیں وہ ان غیر مقلدوں سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں اور اگر کوئی غیر مقلد ان سوالات کے جوابات دینا چاہے تو وہ اپنے ذمہ دار مولویوں سے جوابات لکھوا کر اس پتہ پر روانہ کرسکتا ہے۔

بزمِ فیضِ رضا، کراچی

bazmefaizeraza@yahoo.com

☆......☆......☆

20/رکعات تراویح پر 20/احادیث

از...... حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تراویح کا ثواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ'' [متفق علیہ]

ترجمہ: جو شخص ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کرے اُس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بحوالہ نسائی واحمد وغیرہما اس حدیث میں تَاَخَّرَ بھی نقل کیا ہے یعنی تراویح پڑھنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اسے فضیلت دی اور فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلب ثواب کے لئے وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے یعنی پاک ہو جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی والدہ نے اس کو جنا۔ یعنی جس طرح اپنی ولادت کے دن گناہوں سے پاک ہوتا ہے اُسی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

تراویح اور تہجد: جاننا چاہیئے کہ نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف میں جو نماز پڑھی جائے اسے ''تراویح'' کہتے ہیں اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائیں اسے ''تہجد'' کہتے ہیں، رمضان ہو یا غیر رمضان۔

پہلی حدیث: وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس (20) رکعات تراویح اور وتر پڑھا

کرتے تھے۔" اس حدیث کو عبد ابن حمید نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس (20) رکعات تراویح کے مسنون ہونے پر بیّن ثبوت ہے۔

دوسری حدیث: بیہقی نے معرفۃ السنن میں روایت کیا کہ: "سائب بن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات (20) تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔" اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا عمل بیس (20) رکعات بیان فرماتے ہیں۔ اسکی سند کو علامہ سبکی نے شرح منہاج میں اور علی قاری نے شرح موطا میں صحیح فرمایا ہے۔ [آثار سنن/ص:۵۵] اس حدیث کو مالک نے بھی یزید ابن قصیفہ کی طریق سے روایت کیا ہے۔ دیکھو فتح الباری/ جز:۸/ نمبر:۳۱۶، اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے۔ کما صرح فی مقدمۃ

تیسری حدیث: یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ: "لوگ (صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں تیئیس (23) رکعات تراویح مع وتر پڑھتے تھے۔" اس کو امام مالک علیہ الرحمۃ نے موطا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ: "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس (20) رکعات تراویح پڑھائے۔" اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا، اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس (20) رکعات تراویح پڑھانے کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث: قیام اللیل مروزی/ص:۹۱ میں محمد بن کعب قرضی سے روایت ہے کہ: "لوگ (صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس (20) رکعات تراویح پڑھتے تھے اس میں قراٗت لمبی کرتے تھے اور تین (3) رکعات وتر پڑھتے تھے"۔ یہ حدیث کہتے ہیں کہ منقطع ہے لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک حجت ہے خصوصاً جب دوسری حدیثوں سے مؤید ہو۔

چھٹی حدیث: حافظ ابن حجر نے تلخیص میں بروایت ابن ابی شیبہ بیہقی لکھا ہے اور سیوطی نے بھی مصابیح میں نقل کیا ہے کہ: "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس (20) رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔" ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیس (20) رکعات ہی صحیح ہیں۔ ابن تیمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیس (20) رکعات تراویح پڑھنا لکھا ہے۔ [مرقاۃ]

ساتویں حدیث: ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ: ''ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس (20) رکعات تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین وتر۔'' [آثار سنن/ص:۵۵] کہتے ہیں کہ یہ حدیث بھی منقطع ہے میں کہتا ہوں منقطع حجت ہے۔

آٹھویں حدیث: شیخ الاسلام عینی شرح، صحیح بخاری/ص: ۳۵۷/ جلد: ۵ میں ابن عبدالبر سے نقل کرتے ہیں کہ: ''سائب ابن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں قیام (تراویح) بیس (20) رکعات تھا۔''

نویں حدیث: شیخ الاسلام عینی، شرح صحیح بخاری/ص: ۳۵۷/ جلد: ۵ میں فرماتے ہیں کہ عبد الرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کیا، سائب ابن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تمیم داری پر اکیس (21) رکعت تراویح پر جمع کیا۔'' ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر محمول ہے۔ (تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ کتاب الوتر دیکھو) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس (20) رکعات تراویح پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبدالبر نے اس روایت کو صحیح اور اس کے خلاف گیارہ والی کو امام مالک علیہ الرحمۃ کا وہم قرار دیا۔

دسویں حدیث: آثار السنن/ص: ۵۷/ جلد: ۲ میں کنزالعمال کے حوالہ سے لکھا ہے کہ: ''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھائے کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور موجد نہیں ہیں اگر تو ان پر رات کو پڑھے (تو اچھا ہے)۔'' ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! یہ شے پہلے نہ تھی۔'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں جانتا ہوں (یہ صحیح ہے) لیکن یہ کام اچھا ہے تو ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بیس (20) رکعات پڑھائیں۔'' صاحب کنزالعمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس (10) حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس (20) رکعات پڑھتے تھے بلکہ چوتھی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا۔ عقل سلیم کبھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جو صحابی و تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے وہ حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے بغیر ہی بیس (20) رکعات پڑھتے ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم نہ ہو کہتے ہیں کہ بے شک علم تھا مگر چونکہ بطور نفل بیس (20) رکعات پڑھتے تھے اس لئے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر بیس (20) رکعات بطور نفل پڑھتے تھے تو کبھی کم بھی پڑھتے۔ بیس (20) رکعات معیّن کیوں کرتے؟ بیس (20) رکعات کا معیّن کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیس (20) رکعات کا ثبوت حاصل تھا۔

گیارھویں حدیث: ابن تیمیہ، منہاج السنۃ/ جلد: ۴/ صفحہ: ۲۲۴ میں لکھتا ہے کہ: ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا اور ان میں ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس (20) رکعات پڑھائے اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو وتر پڑھاتے تھے۔'' اس کو بیہقی نے روایت کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے بیس (20) رکعت پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حماد بن سعیب بھی ہے جو ضعیف ہے، میں کہتا ہوں اس حدیث کی دوسری سند بھی ہے، وہ یہ ہے۔

بارھویں حدیث: ابی الحسناء کہتے ہیں کہ: ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے (بیس (20) رکعات) پڑھائے۔ [بیہقی] اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے۔

تیرھویں حدیث: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس (20) رکعات پڑھائے۔ [جوہر النقی] یہ تینوں روایتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں۔ علامہ عینی نے بھی شرح صحیح بخاری/ جلد: ۳ کے صفحہ: ۵۹۸ میں بحوالہ مغنی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری صفحہ: ۳۸۸ شرح منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودھویں حدیث: علامہ عینی، شرح صحیح بخاری میں قیام اللیل مروزی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب لکھتے ہیں کہ: ''عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو ابھی رات باقی ہوتی'' اعمش کہتے ہیں کہ: ''وہ بیس (20) رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے'' اس حدیث سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیس (20) رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرھویں حدیث: عطاء تابعی لکھتے ہیں کہ: ''میں نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تیئیس (23) رکعات

تراویح مع وتر پڑھتے پایا۔" اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا، علامہ نووی نے اس کی سند کو حسن فرمایا: "حدثنا ابن نمیر عن عبد المالک عن عطاء الخ......" اس حدیث کو مروزی نے بھی قیام اللیل صفحہ: ۹۱ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیس (20) رکعات پر عمل تھا۔

سولہویں حدیث: بیہقی اپنے سنن میں روایت کرتے ہیں کہ، ابوالخصیب کہتے ہیں کہ: "سوید بن غفلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے ہمیں بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔" سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ [تہذیب] مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کیا گیا تھا۔ [تقریب] یا ۸۱ھ میں آپ فوت ہوئے۔ ایک سو تیئیس (123) سال کی عمر پائی، خلفاء اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی۔ [تہذیب] ایسے جلیل القدر تابعی بیس (20) رکعات پڑھاتے تھے کیا عقل سلیم باور کر سکتی ہے کہ ان کے پاس بیس (20) رکعات کا کوئی ثبوت نہ تھا ہرگز نہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ آثار السنن، تہذیب التہذیب/ صفحہ: ۲۷۸/ جلد: ۴، اور تذکرۃ الحفاظ/ جلد اول/ صفحہ: ۱۶ میں سوید کو ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کا بیس (20) رکعات پڑھنا ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماخوذ ہے۔

سترہویں حدیث: ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں فرماتے ہیں، نافع بن عمر کہتے ہیں کہ: "ابن ابی ملکیہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں رمضان شریف میں بیس (20) رکعات پڑھاتے تھے۔" اس کی سند صحیح ہے۔ ابن ابی ملکیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے تیس (30) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلکہ تہذیب میں 80 رصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دیکھنا لکھا ہے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بیس (20) رکعات کا عام رواج نہ ہوتا تو یہ تابعی بیس (20) رکعات کیوں پڑھتے؟ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں عموماً بیس رکعات پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں بھی بیس (20) رکعات پڑھی گئیں اور یہ بات مسلم ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ متبع سنت تھے۔ اگر سنت سے بیس (20) رکعت کا ثبوت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیس (20) رکعات نہ پڑھتے۔

اٹھارہویں حدیث: سید بن عبید لکھتے ہیں کہ، علی بن ربیعہ تابعی رمضان شریف میں ہمیں پانچ

ترویحے (بیس(20)رکعات) اور وتر پڑھاتے تھے۔اس کو ابن ابی شیبہ نے فضل بن وکین سے اس نے سعید بن عبید سے روایت کیا،اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث:عبداللہ بن قیس لکھتے ہیں کہ،شتیر بن شکل تابعی رمضان شریف میں بیس(20) رکعات تراویح اور وتر پڑھاتے تھے۔اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا۔

بیسویں حدیث:ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ ترویحے (بیس(20)رکعات) پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اس کی سند میں کوئی تردد نہیں۔علامہ نیموی کو ایک راوی خلف میں تردد ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوفی ہیں جو ثقہ ہیں، خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔علامہ عینی،شرح صحیح بخاری/ جلد:۵/ص:۵۳۰ میں فرماتے ہیں کہ:"تابعیوں میں سے شتیر بن شکل و ابن ابی ملکیہ و حارث ہمدانی و عطاء بن ابی رباح و ابو البختری و سعید ابن ابی الحسن بصری و عبدالرحمٰن بن ابی بکر و عمران عبدی بیس (20) رکعات تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے معمولات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بیس رکعات تراویح کا عرف و تعامل ہے۔عام طور پر سب لوگ بیس (20) رکعات پڑھتے تھے۔آٹھ (8) رکعات کا کوئی تعامل نہ تھا۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بیان مذاہب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں انہوں نے بھی آٹھ تراویح کسی کا مذہب نقل نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ محدثین کے زمانہ میں بھی آٹھ رکعات تراویح کسی کا مذہب نہ تھا ورنہ امام ترمذی اس کو ضرور نقل فرماتے۔

نوٹ:مزید دلائل اور اعتراضات کے جوابات کیلئے "کتاب التراویح" کا مطالعہ فرمائیں۔

8 رتراویح پر 20 رسوالات ☆

از...... حضرت محدث اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کے بعض ''مقلدین'' اہلحدیث کہلانے والے آٹھ (8) تراویح پر بہت زور دیتے ہیں اور بیس (20) تراویح کو بدعت و ناجائز بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو عبادتِ خدا سے رکنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فتنہ اور شورش برپا کرتے رہتے ہیں اور ہیں بالکل جاہل۔ آپ سے یہ چند سوالات کرتا ہوں ان کا جواب تعصب سے الگ ہوکر نہایت انصاف سے دیجئے۔

چار برس ہوئے بریلی شریف آپ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی، غیر مقلدین کے جلسہ میں گئے تھے اور میں نے وہاں چند سوالات آپ کے مذہب کے متعلق آپ سے بذریعہ تحریر دریافت کئے مگر آپ جواب نہ دے سکے اور اب تک خاموش ہیں۔ ان سوالات کے جوابات میں ایسی خاموشی اختیار نہ کیجئے گا۔ قرآن پاک یا حدیث شریف سے جواب ہو اپنی رائے کو دخل نہ ہو۔

سوالات

1...... بیس رکعات تراویح پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

2...... اگر کوئی اہلحدیث بیس (20) تراویح پڑھے یہ جان کر کہ ائمہ و صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا اس پر عمل تھا تو وہ اہلحدیث غیر مقلد گناہ گار ہوگا یا نہیں اور وہ اہلحدیث بیس (20) تراویح پڑھنے سے اہلحدیث رہے گا یا نہیں؟

3...... ایک اہلحدیث (غیر مقلد) آٹھ (8) تراویح پڑھے اور دوسرا اہلحدیث (غیر مقلد) بیس (20) تراویح پڑھے تو زیادہ ثواب کس کو ہوگا؟

4...... تراویح کے کیا معنیٰ ہیں شرعاً اس کا اطلاق کم از کم کتنی رکعت پر حقیقتاً ہوسکتا ہے؟

5...... نماز تہجد کا وقت کیا ہے اور نماز تراویح کا کیا وقت ہے؟

6...... نماز تہجد کب شروع ہوئی اور نماز تراویح کب مسنون ہوئی؟

7...... نماز تہجد رمضان وغیر رمضان میں ہے یا نہیں؟

8...... نماز تراویح صرف رمضان میں ہے یا نہیں؟

9...... ہند کے اہل حدیث کہلانے والوں کے پیشوا مولوی نذیر حسین دہلوی ایک ختم قرآن مجید تراویح میں ایک ختم نماز تہجد میں سنتے تھے جیسا کہ غیر مقلدین میں مشہور ہے۔لہٰذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولوی نذیر حسین دہلوی دونوں کو الگ الگ پڑھ کر بدعت فی الدین کے مرتکب ہوئے یا نہیں اور رمضان میں تہجد جماعت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں ختم قرآن مجید سننا اہل حدیث کے نزدیک بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے؟

10...... صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد بالاتفاق صریح الدلالت مرفوع متصل ہے جس کا یہ مضمون ہو کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ (8) رکعات ''تراویح'' پڑھی ہیں؟

11...... حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہِ رمضان المبارک میں کتنی شب تراویح پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے اس میں تعداد رکعات بیان کی ہے یا نہیں؟

12...... پورے رمضان میں تراویح پڑھنا یہ کس کی سنت فعلی ہے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں؟

13...... بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ میں تہجد کی نماز کی کتنی رکعات مذکور ہیں ہمیشہ آٹھ (8) رکعات یا کم یا زیادہ؟ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات میں کتنی رکعات کا بیان ہے؟

14...... صحاح ستہ میں کسی کتاب میں اکثر اہل علم جمہور صحابہ، تابعین کا تراویح کے متعلق کیا عمل بتایا ہے؟ بیس رکعات یا کم یا زیادہ؟ حضرت شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر جمہور اُمت کا کیا عمل بتایا ہے؟

15...... کتب حدیث میں بیس (20) تراویح کے متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں؟

16...... کسی حدیث کے اسناد میں اگر بعض ضعف ہوں تو جمہور اُمت کے تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث حجت قابل عمل رہتی ہے یا نہیں؟

17...... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جس قول وفعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو وہ حکم میں حدیث مرفوع کے ہے یا نہیں؟ اُصولِ حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے؟

18...... اگر کسی حدیث کا ایسا اسناد ہو کہ بعد کے طبقہ کا ایک راوی ضعیف ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی وہ حدیث ضعیف ہے؟

19...... کیا کسی حدیث کے اسناد ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متن حدیث پر عمل کیا جائے یا کسی حدیث کے محض اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ متن حدیث قابل عمل نہ ہو؟

20...... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تراویح کی کتنی رکعات بتاتے ہیں؟ ابن تیمیہ نے تراویح کے عدد رکعات کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے حضور سیدنا قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ اور محدثِ نووی شارح مسلم شریف کتنی تراویح کو مسنون فرماتے ہیں؟

نوٹ: ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کو اختیار ہے خواہ آپ تنہا لکھیں یا دوسرے غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں (جو آپ کے نزدیک شرک ہے۔) مگر جواب پر آپ کے دستخط ہونا ضروری ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کرانے نہ کرانے کا آپ کو اختیار ہے۔ اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورش کی قلعی کھل جائے گی۔

☆......☆......☆

بزمِ فیضِ رضا، کراچی

bazmefaizeraza@yahoo.com